ماہنامہ
فلکیات
کراچی
چیف ایڈیٹر
عامل لیاقت منجم

ٹیلیفون ۴۱۸۹۵۹

چیف ایڈیٹر
★
عامل لیاقت منجم
★

ماھنامہ کراچی

فلکیات

سب ایڈیٹر
★
عامل سردار منجم
★

زر سالانہ
۱۳
تیرہ روپے

قیمت فی پرچہ
ایک روپیہ

جلد نمبر ۱	ماہ ستمبر ۱۹۷۲ء	شمارہ نمبر ۱

چند جھلکیاں

اس کے علاوہ استخراج سیارگاں اور سوالوں کے جوابات !
آپ بھی "فلکیات" میں شائع ہونے والا کوپن بھیج کر اپنے ایک سوال کا جواب بلا معاوضہ لے سکتے ہیں۔ شرائط اندر ملاحظہ فرمائیے۔

عامل لیاقت منجم ایڈیٹر، پبلشر نے ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ فلکیات ۱/۴ سی ایریا لیاقت آباد کراچی سے شائع کیا۔

اداریہ

خزینہ ثمین کے محافظ

جب احتساب کا ہاتھ مفلوج ہو کر رہ جائے تو یوم حساب سے خوف زدہ ہونے کے تصور کو ذہن میں لانا ہی بے کار اور فضول ہو جاتا ہے اگر یہی بیچ احتساب شریک کار بھی ہو جائے تو اس کارکن کی بداعمالیوں اور بد کرداریوں کے بڑھنے میں کیا شک ہو سکتا ہے جو اس دن کا منتظر تاکہ محتسب کب رام ہوتا ہے۔

آزادی کے بعد بہت سی برائیاں ہمارے معاشرے میں راہ پاگئی ہیں۔ اور ان میں خود ستائی کا جذبہ سرفہرست نظر آتا ہے۔ جسے بیوقوف بننے کا جذبہ بھی کہا جاتا ہے ہر شخص اپنے آپ کو وقت سے پہلے ایک ایسے مقام مرتبے اور رتبے پر محسوس کرتا ہے جہاں اکثر اوقات مرنے کے بعد بھی اسے پہونچنا نصیب نہیں ہوتا۔ لیکن داد دیجئے اس خود ستائی بلکہ ڈھٹائی کی کہ وہ مسلسل اقرار و تکرار کرتا ہے کہ "کارے می کنم" وہ تو وقت ہی گیا جب لوگ "کارے کردم" کا نعرہ لگایا کرتے تھے)

(۱) ایک معمولی سا عطار حکیم بقراط اور جالینوس بننے کا دعویٰ کرتا ہے۔

(۲) دل و دماغ اور زندگی کی لکیر کو صحیح طریقہ سے نہ پہچاننے والا خود کو کیرو کا استاد ظاہر کرتا ہے۔

(۳) ایک کاتب "مدیر اعلیٰ" کہلانے میں فخر محسوس کرتا ہے۔

(۴) تیسرے درجے کا نجومی جو ابھی علم نجوم کی ابجد بھی نہیں پڑھ پاتا اور درجوں دقیقوں کے لغوی اور اصطلاحی معنوں سے بھی واقف نہیں ہوتا وہ اپنے آپ کو "منجم پاکستان اور ماہر علم نجوم" وغیرہ کے خطابات سے خود ہی نوازتا ہے۔

جدید سائنس نے جہاں نوع انسان کو بہت سے مادی فوائد سے بہرور کیا وہاں بہت سے مبہم اور غیر واضح علوم اور روحانی قدروں کو بھی نہ صرف اجاگر کیا بلکہ ان کے وجود کو حیاتِ انسانی کا ایک ضروری حصہ قرار دیا ہے ان ہی علوم میں ایک علم "فلکیات" ہے جسے ہم مبہم اور غیر واضح ہرگز نہیں کہہ سکتے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ یہ علم ہماری جہالت اور ناقدر شناسی کے سبب غیر واضح کر دیا گیا ہے حالانکہ اس علم کی اہمیت و افادیت روزِ روشن کی طرح مسلمہ ہے لیکن اس بے راہ روی اور ہماہمی کے دور میں دوسرے اسلامی اور روحانی علوم کی طرح یہ بھی ندوست اور علم دشمن عناصر کی زد سے محفوظ نہ رہ سکا۔ اور ہر وہ انسان جسے چند ستاروں کے نام یاد ہو گئے لگا لوگوں کی جیبوں پر ڈاکے ڈالنے اور ان کے کپڑوں کے ساتھ کھال بھی اتارنی شروع کر دی جب عوام نے اپنے اعتقاد (جو انھیں علم فلکیات پہ تھا) کا غلط استعمال ہوتے دیکھا تو وہ چونکہ اِن نام نہاد "ماہرین" کے خلاف کچھ کرنے سے قاصر تھے اس لئے بمصداق "قہر درویش برجانِ درویش" علم فلکیات کی سچائی پر بھی شک کرنے لگے اس کا اثر براہ راست علوم فلکیات پر انتہائی برا پڑا۔ جس کے متعلق کسی زمانے میں اپنے وقت کے ماہر نجوم اور وزیر مملکت سمرقندی نے کہا تھا کہ سلطنت کی بقا، دوام کے چار بنیادی اصولوں میں سے سب سے پہلا اور خاص اہمیت کا حامل منجم کا وجود ہے کہ اس کی مدد سے نظام امور میں مدد ملتی اور مہمات سلطنت بطریق احسن انجام پذیر ہوتی ہیں۔ لیکن افسوس کہ جدید سائنس کے پرستار جدت پسندی کے نشے میں بدمست ہو کر علوم فلکیات سے کما حقہٗ استفادہ نہیں کر رہے ہیں شاید یہی وجہ ہے کہ ہماری کوئی پالیسی اور کوئی منصوبہ بندی پورے طور پہ انجام پذیر نہیں ہوتی اور ہماری حکومت جس کام کو بھی پایۂ تکمیل تک پہونچانے کا عزم کرتی ہے وہ ادھورا ہی رہ جاتا ہے اس کا حکومت کی کمزوری سے کوئی تعلق نہیں بلکہ کسی پالیسی یا پلان کے نتائج و اثرات کی جانچ پڑتال

ہی نہیں کی جاتی۔ جو کہ انتہائی ضروری ہے لیکن یہ اسی صورت میں ممکن ہے
جب کہ کسی بھی ماہر علوم فلکیات کی خدمات لی جائیں۔ جیسا کہ قدیم زمانے
میں ہوتا رہا ہے۔ اور اب بھی چند ملکوں میں یہ طریقہ رائج ہے۔

علوم فلکیات کے سب سے بڑے مخالف وہی اناڑی اور جاہل قسم
کے متذکرہ بالا "نجومی" ہیں جن کے غلط اور عاقبت نااندیشانہ
"ٹوٹوں" نے ان علوم کو رسوا کیا بلکہ حکام سلطنت کو متنفر اور
بددل کر دیا کہ منجم جھوٹی اور من گھڑت پیشین گوئیوں کا مجموعہ ہے
جس سے اصلاح احوال کی توقع بے جا اور بے سود ہے
مایوسی کے اس دور میں ان خیالات و آراء کا اظہار
کسی حد تک درست معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب تک ہم اپنی انتھک
کوششوں اور مسلسل کاوشوں سے اپنے ملک کو ان گھٹیا قسم کے نجومیوں
سے نجات نہیں دلائیں گے اور ان علوم کی افادیت کو عملی طور پر
واضح کرنے کے لئے آگے بڑھ کر جدوجہد نہیں کریں گے اس وقت تک
کوئی طاقت عوام سے لے کر حکام تک کسی ایک فرد کو اس طرف مائل نہیں
کر سکتی اور ملت اسلامیہ کے اس قدیم ورثہ علوم فلکیات کی دھجیاں
اڑتی رہیں گی۔

آئیے سب مل کر یہ عہد کرتے ہیں کہ آج کے بعد
ہم ملت کے اس قدیم خزینہ ثمین علوم فلکیات کی
حفاظت کرتے رہیں گے اور آئندہ کسی غلط آدمی کو اجازت
نہیں دیں گے کہ وہ اسے اپنی لوٹ اور ناجائز خواہشات
کی تکمیل کا ذریعہ بنائے انشاء اللہ ہم اپنے اس جائز
مقصد میں ضرور کامیاب ہوں گے۔

قارئین کرام اچھی طرح اس حقیقت سے واقف ہیں کہ
یہ خادم عرصۂ دراز سے ان علوم کے ذریعہ مخلوق خدا کی
خدمت کرتا چلا آرہا ہے۔ افادیت عامہ کی بنیاد پر ہر سال
سردار عالم جنتری سیارگان آپ کی خدمت میں پیش
کی جاتی رہی ہے۔ مجھے فخر ہے اس بات پر کہ میری
مرتبہ جنتری مذکورہ افادیت کے لحاظ سے بہت زیادہ
پسند کی گئی۔ علوم فلکیات کے شائق بے شمار کرم فرماؤں
کا یہ اصرار تھا کہ میں کوئی ماہنامہ بھی شائع کروں۔ تا
کہ ان علوم سے مزید استفادہ کیا جا سکے۔ چنانچہ
عوامی خواہشات کے پیش نظر اس خادم نے بھی تہیہ کر لیا
تھا کہ موقع ملتے ہی ایک ماہنامے کا اجراء کروں گا۔

چنانچہ آج پورے فخر و اعتماد کے ساتھ ماہنامہ فلکیات
آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ یہ نقش اول ہے۔ یقیناً
کچھ خامیاں بھی ہوں گی۔ اس کے باوجود مجھے پورا یقین
ہے کہ آپ اسے شرف قبولیت بخش کر حسب سابق میری حوصلہ
افزائی فرمائیں گے۔ انشاء اللہ نقش ثانی آپ کی توقع سے
بڑھ کر بہتر ہوگا۔ آپ کے تعاون کے ساتھ ساتھ مجھے
مشوروں کی بھی بے حد ضرورت ہے۔ ماہرین علوم
فلکیات سے درخواست ہے کہ وہ اپنے معلوماتی خزانے
کا کچھ حصہ بصورت مضمون ہمیں بھی عطا فرماتے رہیں
تا کہ ہم علوم کا یہ خوب صورت گلدستہ سجا بنا کر
"فلکیات" کی شکل میں عوام کے سامنے پیش کر سکیں۔

میں اپنے ان تمام دوستوں کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے
میرا ساتھ دیا اور میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

خاص طور پر میرے محب صادق جناب ڈاکٹر ایم انور خاور صاحب
چند مشکل ترین مراحل طے کرنے میں میرے ممد و معاون ثابت ہوئے جس
جانفشانی اور تندہی سے میرا ہاتھ بٹایا ہے وہ کبھی بھی فراموش نہیں کیا
جا سکتا۔ میں ان کے اس بے لوث حسن سلوک اور اظہار خلوص کی صدق
دل سے قدر کرتا ہوں اور ان کا تہ دل سے ممنون و شکر گزار ہوں۔

دعا ہے کہ رب العزت ان کے کاروبار میں دن دگنی اور رات
چوگنی ترقی فرمائے اور انہیں دنیا و آخرت میں دولت ایمان کی سعادت
سے سرفراز فرمائے۔ آمین

اخلاص کیش

عامل لیاقت منجم

المرقوم ۲۰ اگست ۱۹۷۷ء